ہڈی، کھال اور اون کے احکام

ہڈیوں کی طہارت کا حکم:

سوال: ہڈی پاک ہے، تو کیا جانوروں کی ہڈیاں بھی پاک ہیں، جیسے کتا، بلی سور وغیرہ۔ ایک ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ سوکھی ہڈیاں چاہے جس جانور کی ہوں، پاک ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

خنزیر کے علاوہ دیگر جانوروں کی ہڈیاں پاک ہیں۔(۱)

(وشعر الميتة)غير الخنزير على المذهب(وعظمها......)الخ(طاهر). (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللہ خالد مظاہری۔ ۱۴۰۲/۶/۱۰ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۹۶/۲)

مردار کی کھال دباغت کے بعد پاک ہے یا ناپاک:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین در بارہ پاک ہونے چرم اس حیوان کے جو بقضائے اپنے فوت ہوا، اور قوم چمار اس کا گوشت حرام اپنے تصرف میں لاتے، اور چرم کو دباغت دیکر جفت پاپوش وغیرہ تیار کرتے ہیں۔ جملہ مسلمانان اہل سنت وجماعت میں یہ امر رواج یافتہ ہے کہ بعد وضو کے پاؤں دھوکر اس میں رکھتے ہیں۔ اس صورت میں پاؤں اس کا اور لباس مصلی کا پاک رہا یا نجس ہوا؟ اور دباغت دادۂ کافر چرم اصل مردار کیونکر پاک ہوا؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

سوائے خنزیر کے کہ وہ نجس العین ہے اور سوائے انسان کے کہ وہ مکرم ومحترم ہے اور سب جانوروں کا چرم دباغت

---

(۱) عن ابن عباس رضى اللّٰه عنهما قال:" إنما حرم رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم من الميتة لحمها، وأما الجلد والشعر والصوف فلابأس به". رواه الدارقطني. (إعلاء السنن: ۲۸۱/۱ـ۲۸۲)

عن ابن عباسؓ قال: سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال:﴿ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهُ ﴾، ألا كل شيء من الميتة حلال إلا ما أكل منها فأما الجلد والقرن والشعر والصوف والسن والعظم فكل هذا حلال لأنه لايذكى. (الدارقطني، باب الدباغ/سنن للبيهقي، باب المنع من الانتفاع بشعر الميتة)

اس حدیث میں ہے کہ مردار کے گوشت کے علاوہ جتنی چیزوں میں خون سرایت نہیں کرتا سب حلال اور پاک ہیں۔ انیس

(۲) الدر المختار على صدر ردالمحتار، مطلب في أحكام الدباغة: ۳۵۹/۱ـ۳۶۲ـ

سے پاک ہوجاتا ہے، اگر چہ وہ جانور مردار ہو۔

وکل إهاب دبغ فقد طهر، وجازت الصلوٰة فيه والوضوء منه، إلا جلد الخنزير والآدمي، لقوله عليه السلام:" أيما إهاب دبغ فقد طهر". (الهداية، جلداول ص:۲۴)

عن ميمونةؓ قالت: أهدى لمولاة لنا شاة من الصدقة فماتت فمربها النبي صلى الله عليه وسلم فقال:" ألا دبغتم إهابها فاستمتعتم به"، فقالوا: يارسول الله! إنها ميتة، قال:" إنما حرم أكلها. (أبوداؤد، جلد ثاني: ص۲۱۳)

اور بہت سی حدیثیں اس مضمون کی ہیں، **من شاء فليراجع إلى كتب الحديث.**

پس جب چرم مدبوغ پاک ہوا، تو اس میں ڈالنے سے بھیگا پاؤں ناپاک نہیں ہوتا۔

امداد: ج ا صفحہ ا (امدادالفتاویٰ: ۱/۹۱-۹۲)

مردار کی کھال، چربی وغیرہ کا استعمال:

سوال: شیر، گرگ اور کتا وغیرہ، جو جانور کہ مردار ہیں، ان کی کھال اور استخوان اور چربی وغیرہ کو استعمال میں مسلمان لوگ لاسکتے ہیں یا نہیں، اگر لا سکتے ہیں تو کس طریقہ سے؟

الجواب ——————

مردار جانوروں کی کھال سوائے آدمی وخنزیر کے، دباغت سے پاک ہوجاتے ہیں، اس کا استعمال جائز ہے۔(۱) اور ہڈی، پٹھہ، سینگ، بال اور اون سب پاک ہیں، انتفاع ان سے جائز۔

ولا بيع جلود الميتة قبل أن تدبغ ولا بأس ببيعها والانتفاع بها بعد الدباغ ولابأس ببيع عظام الميتة وعصبها وصوفها وقرنها وشعرها ووبرها والانتفاع بذلك كله. (الهداية: ج ا ص ۲۷)

اور چربی مردار کی ناپاک ہے، اس کا کسی طرح استعمال نہ چاہئے۔

قيل يا رسول الله! أرأيت شحوم الميتة فإنه يطلى بها السفن ويدهن بها الجلود ويستصبح بها الناس؟ فقال: لا هو حرام. (أبوداؤد: ج۲ص۱۳۷، كتاب البيوع، باب في ثمن الخمر والميتة)

وكذلك الزيت إذا وقع فيه ودك الميت فإن كان الزيت غالبًا جاز بيعه، وإن كان الودك

---

(۱) عبد الله بن عباسؓ أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مربشاة ميتة فقال:" هلا استمتعتم بإهابها؟ قالوا: إنها ميتة، قال:" إنما حرم أكلها". (صحيح البخاري، باب جلود الميتة، كتاب الذبائح والصيد)

عن عائشةؓ زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر أن يستمتع بجلود الميتة إذا دبغت. (أبوداؤد، باب في إهاب الميتة، ص۵۸۰، نمبر۴۱۲۴)

عن عائشة قالت: قال النبي صلى الله عليه وسلم:" استمتعوا بجلود الميتة إذا هي دبغت ترابًا كان أو رمادًا أو ملحًا أو ماكان بعد أن تريد صلاحه". (الدارقطني، باب الدباغ/سنن للبيهقي، باب وقوع الدباغ بالقرظ أومايقوم مقامه انیس)

غالبًا لم يجز، والمراد من الانتفاع حال غلبة الحلال الإنتفاع فی غير الأبدان، وأما فی الأبدان فلايجوز الإنتفاع به، كذا فی المحيط. (عالمگیری: ج۳ص۱۳۱) فقط

۱۹ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ۔ امداد ج۱ صفحہ ۱۵۔ (امداد الفتاویٰ: ۹۲/۱۔۹۳)

اگر کتا بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا جائے، تو اس کی کھال پاک ہوگی یا نہیں:

سوال: اگر کتے کو بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا جاوے اور اس کی کھال پر نماز پڑھی جائے، تو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

کتے کے نجس العین ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہے۔ جو فقہا نجس العین مثل خنزیر کے فرماتے ہیں، ان کے نزدیک بعد ذبح علی التسمیہ کے بھی، چمڑا وغیرہ اس کا پاک نہ ہوگا، اور جو فقہا اس کو نجس العین نہیں کہتے، اُن کے نزدیک بعد ذبح کے، چمڑا اس کا پاک ہوجاوے گا، مثل جلد شیر، بھیڑیے وغیرہ کے، **وعلیه الفتویٰ**۔(۱) فقط

(فتاویٰ دار العلوم: ۳۵۴/۱۔۳۵۵)

کتے کی کھال کا حکم:

سوال: کیا یہ مسئلہ صحیح ہے کہ انسان وخنزیر کی جلد کے سوا جملہ جلدیں بعد از دباغت طاہر ہوجاتی ہیں، اگر جواب اثبات ہے، تو کیا اگر کتے کی کھال کو دباغت دے دی جائے، تو طاہر ہوگی اور نماز درست ہوگی یا نہیں، اگر جواب نفی میں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے، جملہ فقہا نے کتے کو مستثنیٰ نہیں فرمایا؟ بینوا توجروا۔

الجواب　　وباللّٰہ التوفیق

عام متون میں یہی مذکور ہے کہ خنزیر اور آدمی کی کھال کے سوا سب جانوروں کی کھالیں دباغت دینے سے پاک ہوجاتی ہیں، اس کے عموم سے یہی مستفاد ہوتا ہے کہ کتے کی کھال بھی دباغت سے پاک ہوجاتی ہے، اور یہی ظاہر الروایۃ ہے۔ لیکن حضرت حسنؒ کی روایت یہ ہے کہ کتے کی کھال بھی مثل خنزیر کے دباغت سے پاک نہیں ہوتی۔

---

(۱)　**واعلم أنه (ليس الكلب بنجس العين) عند الإمام، وعليه الفتوىٰ وإن رجحه بعضهم النجاسة كما بسطه ابن الشحنة، فيباع ويؤجر ويضمن ويتخذ جلده مصلًى ودلوًا، الخ.** (الدر المختار علىٰ صدر رد المحتار، باب المياه، مطلب فی أحكام الدباغة: ۱۹۲/۱، ظفير)

سمعت أم سلمةؓ زوج النبی صلی اللّٰه عليه وسلم تقول: سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم يقول: " لا بأس بمسك الميتة إذا دبغ، ولا بأس بصوفها وشعرها وقرونها إذا غسل بالماء"۔ (الدارقطنی، باب الدباغ/سنن للبيهقی، باب المنع من الانتفاع بشعر الميتة)

عن عبد اللّٰه ابن حارث رضی اللّٰه عنه مرفوعًا: " ذكوٰة كل مسك دباغة " رواه الحاكم وهو حديث صحيح. (إعلاء السنن، باب مايطهر بالدباغ يطهر بالذكوٰة، انیس)

اوراصل اس کی یہ ہے کہ کتے کے بارے میں ائمۂ اجتہاد کا اختلاف ہے۔

امام شافعیؒ اور حنفیہ میں سے صاحبینؒ اس کو خنزیر کی طرح نجس العین فرماتے ہیں اور امام اعظمؒ سے ظاہر الروایہ، یہ ہے کہ نجس العین نہیں اور روایت حسنؒ میں ان سے بھی دوسرے ائمہ کے ساتھ موافقت منقول ہے۔

اسی لئے مشائخ حنفیہ کے فتاویٰ اور اختیارات اس بارے میں مختلف ہیں۔ عامہ متون وشروح نے ظاہر روایت کو اختیار کیا ہے، اور قاضی خان نے نجس العین ہونے کو ترجیح دی ہے، اوراسی کو مبسوط شیخ الاسلام اور صاحب قنیہ نے اور ابن وہبان نے اپنے منظومہ میں اختیار کیا ہے۔

قال فی البحر: ویدخل أیضًا فی عموم قوله کل إهاب دبغ الخ جلد الکلب فیطهر بالدباغ بناءً علی أنه لیس نجس العین، وقد اختلفت روایات المبسوط فیه،الخ(ثم قال)وفی مبسوط شیخ الإسلام: أما جلد الکلب فمن أصحابنا فیه روایتان، فی روایة: یطهر بالدبغ، وفی روایة: لا یطهر، وهو الظاهر من المذهب(ثم قال)واختار قاضی خان فی الفتاویٰ نجاسة عینه وفرع علیها فروعًا. (البحر الرائق: ج۱ص۱۰۷)

بناءً علیہ احوط وہی ہے، جس کو قاضی خان وغیرہ نے اختیار کیا ہے، یعنی نجاستہ اور اوسع وہ ہے، جو ظاہر الروایۃ میں ہے، یعنی طہارت اور نماز کے معاملہ میں احتیاط پر عمل ضروری ہے۔ واللہ اعلم (امداد المفتین: ۲۶۳)

بغیر دباغت کے مردار کی کھال بیچنا:

سوال: یہاں مسلمانوں کا ایک طبقہ بطور پیشہ مردار جانوروں کی کھالیں نکالتا ہے، اوران کو بغیر دباغت کے فروخت کرتا ہے، اس سے قبل یہ کام غیر مسلم کیا کرتے تھے، ٹھیکہ آج بھی انہیں کے نام اٹھتا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا کسی مسلمان کے لئے ایسا پیشہ اختیار کرنا جائز ہے اور کیا اس سے حاصل شدہ رقم کو مدرسہ ومسجد کے کاموں میں لگا سکتے ہیں، کیا ایسے پیشہ والے کی دعوت جائز ہے؟

هو المصوب

مردار کی کھال بغیر دباغت کے کسی مسلمان کے لئے فروخت کرنا ناجائز ہے۔ خنزیر کے علاوہ تمام مردار کی کھالوں کو دباغت کے بعد فروخت کر سکتے ہیں، صرف نمک چھڑک کر بھی جس طرح دواؤں اور مٹی کے ذریعہ دباغت دی جاتی ہے، دباغت ہو جاتی ہے، مسلمان پیشہ ور کو چاہئے کہ دباغت دے کر کھالوں کو فروخت کرے۔ (۱)

تحریر: محمد طارق ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۱/۲۷۸)

---

(۱) عن ابن عباس قال: تصدق علی مولاة لمیمونة بشاة فماتت فمر بها رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال: هلا أخذتم إهابها، فدبغتموه فانتفعتم به، فقالوا: إنها میتة، فقال: " إنما حرم أکلها ". (صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب طهارة جلود المیتة بالدباغ، حدیث نمبر: ۷۳۳)

وکل إهاب دبغ فقد طهر وجازت الصلاة فیه والوضوء منه ......إلا جلد الخنزیر والأدمی. (الهدایة مع الفتح: ۱/۹۶)

نوٹ: دباغت کے بعد ان چمڑوں کی خرید وفروخت جائز ہے اوراس کی آمدنی حلال ہے، اس رقم کو مسجد و مدرسہ میں بھی لگا سکتے ہیں اوراس رقم سے دعوت بھی کھلا سکتے ہیں۔ انیس

کتا بلی وغیرہما کی کھال بعد دباغت پاک ہوتی ہے یا نہیں، اور اس کی بیع کیسی ہے:

سوال: (۱) کتا، بلی، سیار، لومڑی وغیرہ کی کھال بعد دباغت صرف اپنے ہی استعمال کیلئے یا بلا قیمت دینے لینے کے لیے پاک ہوتی ہے، یا اس کی بیع وشراء بھی جائز ہے مسلم وغیر مسلم سے؟

غیر ماکول کی کھال اور اس کا گوشت پاک ہوسکتا ہے یا نہیں:

سوال: (۲) نور الہدایہ ترجمہ اردو شرح وقایہ کتاب الصید میں تحریر ہے کہ: شکار کرنا ہر جانور کا درست ہے، خواہ گوشت اس کا حلال ہو یا نہ ہو، جیسے لومڑی، بھیڑیا، ریچھ، سور وغیرہ۔ تو سوائے سور کے اور جانوروں کی کھال اور گوشت پاک ہوجاوے گا، آیا اس کی کھال وگوشت کو شکاری وغیرہ خود ہی استعمال کر سکتے ہیں، یا اس کی بیع وشراء بھی مسلم وغیر مسلم سے جائز ہے؟

گوشت وکھال کی پاکی کا کیا طریقہ ہے:

سوال: (۳) اس گوشت اور کھال کے پاک ہونے میں کچھ تفصیل ہے، یعنی آلۂ دھاردار کے مارنے سے پاک ہوگا، یا گولی مارنے سے بھی پاک ہوجائے گا؟

اس گوشت کا استعمال کب جائز ہے:

سوال: (۴) اس گوشت کا استعمال کن صورتوں میں جائز ہے؟

کھال کا استعمال بلا دباغت جائز ہے یا نہیں:

سوال: (۵) کیا اس کھال کو بلا دباغت مصرف میں لانا جائز ہے یا نہیں؟

کتے کی کھال کی بعد دباغت جائے نماز جائز ہے یا نہیں:

سوال: (۶) کتے وغیرہ کی کھال کی بعد دباغت کے جائے نماز یا فرش مسجد یا ڈول بنوانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

(۱) بعد دباغت کے اس کی بیع وشراء جائز ہے، مسلم اور غیر مسلم سے۔(۱)

---

(۱) (وكل إهاب)......(دبغ)...... (وهو يحتملها طهر)فيصلى به ويتوضأ منه الخ(خلا)جلد(خنزير)فلايطهر...... (وآدمى)فلايدبغ لكرامته الخ(وما)......(طهربه)...... (طهربذكاة)......(لا)يطهر(لحمه على)قول(الأكثر إن)كان (غيرمأكول).(الدرالمختارعلىٰ صدرردالمحتار،باب المياه، مطلب فى أحكام الدباغة:۱/۱۸۷،ظفیر)

(۲) کھال کا استعمال اور بیع وشراء بعد دباغت کے درست ہے، اور گوشت ان جانوروں کا جو غیر ما کول اللحم ہیں ذبح کرنے سے پاک تو ہوجاتا ہے۔ مثلاً اس کو پاس رکھ کر نماز ہوجائے گی، لیکن کھانا اس کا درست نہیں ہے، اور گوشت کے پاک ہونے میں خلاف بھی ہے، بعض نے ترجیح گوشت کی نجاست کو دی ہے۔(۱)

(۳) اس میں ذبح کرنے کی قید ہے، گولی وغیرہ سے مرنے میں نہ کھال پاک رہتی ہے نہ گوشت، پھر کھال دباغت سے پاک ہوجاوے گی۔(۲)

(۴) جو فقہا گوشت کو پاک کہتے ہیں، ان کا مطلب یہ ہے کہ اس کو پاس رکھ کر نماز درست ہے۔

(۵) ذبح کرنے سے کھال ویسے ہی بلا دباغت بھی پاک ہوجاتی ہے، اور بلا دباغت استعمال کرنا اُس کا درست ہے۔(۳)

(۶) جائز ہے۔ **كذا صرح به فى الدر المختار**. (۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۵۱ تا ۳۵۳)

کتّے کا چمڑا بعد دباغت پاک ہے یا ناپاک، اور اس پر نماز وقرآن پڑھنا کیسا ہے:

سوال: زید نے جلد کلب کو دباغت دیکر جانماز بنالی ہے، اور مسجد میں بچھا کر اس پر نماز پڑھتے اور قرآن شریف اس پر رکھتے ہیں۔ یہ امر جائز ہے یا نہ؟

الجواب

جلد کلب وغیرہ کے بارہ میں درمختار میں مذکور ہے:

" واعلم أنه (ليس الكلب بنجس العين)عند الإمام، وعليه الفتوىٰ، وإن رجح بعضهم النجاسة، كما بسطه ابن الشحنة،فيباع ويؤجر ويضمن،ويتخذ جلده مصلًى ودلوًا،الخ".

---

(۱) (وما) أى إهاب (طهر به) أى بدباغ (طهر بذكاة) على المذهب (لا) يطهر (لحمه علىٰ) قول(الأكثر إن) كان(غير مأكول) هذا أصح مايفتىٰ به،وأن قال فى الفيض : الفتوىٰ علىٰ طهارته.(الدر المختار علىٰ صدر رد المحتار ،باب المياه،مطلب فى أحكام الدباغة:۱/۱۸۹،ظفير)

(۲) (وهل يشترط)لطهارة جلده(كون ذكاته شرعية)الخ(قيل: نعم، وقيل: لا،والأول أظهر).(الدر المختار علىٰ صدر رد المحتار، باب المياه،مطلب فى أحكام الدباغة:۱/۱۸۹،ظفير)

(۳) فجاز أن تعتبر الذكاة مطهرة لجلده للاحتياج إليه للصلوٰة فيه وعليه، ولدفع الحر والبرد وستر العورة بلبسه دون لحمه لعدم حل أكله.(رد المحتار ،باب المياه،مطلب فى أحكام الدباغة،تحت قول صاحب الدر المختار: هذاأصح مايفتىٰ به:۱/۱۸۹،ظفير)

(۴) واعلم أنه(ليس الكلب بنجس العين)عندالإمام، وعليه الفتوىٰ الخ فيباع ويؤجر ويضمن،ويتخذ جلده مصلًى ودلوًا،الخ.(الدر المختار علىٰ صدر رد المحتار ،باب المياه،مطلب فى أحكام الدباغة:۱/۱۹۲،ظفير)

شامی میں ہے:

"(قوله: وعليه الفتوىٰ)وهوالصحيح والأقرب إلى الصواب.بدائع. وهوظاهر المتون.بحر.ومقتضٰى عموم الأدلة ".فتح.(۱)

پس درمختار وشامی وبدائع وبحر وفتح القدیر سے ترجیح جواز کی معلوم ہوئی۔ اگر کسی نے ایسا کیا، تو محل اعتراض نہیں ہے، اور احتیاطاً نہ کرنا دوسری بات ہے، جواز میں کلام نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ دارالعلوم:۱/۳۱۹، ۳۲۰)

کتا چھوئے ہوئے ہاتھ سے بغیر دھوئے کھانا کھانا اور اس کے چمڑے کا ڈول جائز ہے یا نہیں:

سوال: کتے کو ہاتھ سے پیار کر کے کھانا کھا سکتے ہیں؟ اور کیا عرب میں کتے کی کھال کے ڈول بناتے تھے؟ اور جہاں کتے کے بال گرتے ہیں وہاں رحمت کا فرشتہ آتا ہے یا نہیں؟

الجواب

کتے کو ہاتھ لگانے سے ہاتھ ناپاک نہیں ہوتا، البتہ جو فقہا کتے کے نجس العین ہونے کے قائل ہیں، اُن کے نزدیک اگر بدن اس کا تر ہو تو ہاتھ لگانے سے ہاتھ ناپاک ہو جائے گا، اور اگر خشک ہے تو ناپاک نہ ہوگا۔ بہرحال احتراز اس فعل سے اولیٰ ہے۔

اسی طرح کتے کی کھال کو دباغت دیکر ڈول بنانا بھی درست ہے، اور جو نجس العین کہتے ہیں وہ جائز نہیں کہتے۔ لیکن صحیح یہی ہے کہ وہ نجس العین مثل خنزیر کے نہیں ہے۔(۲)

اور حدیث شریف میں ہے:

عن أبي طلحة رضي الله عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم:

"لا تدخل الملائكة بيتاً فيه كلب ولا تصاوير".(۳)

یعنی جس گھر میں کتا ہو یا تصویر ہو، اس گھر میں فرشتے نہیں آتے، اس میں بالوں کے گرنے کا ذکر نہیں ہے۔ فقط

(فتاویٰ دارالعلوم:۱/۳۱۷)

---

(۱) رد المحتار، باب المياه، قبيل مطلب في المسک الخ:۱/۱۹۲۔ظفیر

(۲) واعلم أنه(ليس الكلب بنجس العين)عند الإمام وعليه الفتوىٰ الخ فيباع ويؤجر ويضمن، ويتخذ جلده مصلًى ودلوًا، ولو أخرج حيًا ولم يصب فمه الماء لايفسد ماء البئر ولا الثوب بانتفاضه الخ ولا خلاف في نجاسة لحمه وطهارة شعره.(الدر المختار علىٰ رد المحتار، باب المياه، مطلب في أحكام الدباغة:۱/۱۹۲،ظفیر)

(۳) مشكوٰة المصابيح، باب التصاوير، فصل اول ص ۳۸۵، ظفیر/ والحديث رواه البخاري، حدیث نمبر:۵۹۴۹، انیس

غیر ماکول اللحم سے سوائے گوشت کھانے کے، دوسرا کوئی فائدہ اٹھانا جائز ہے یا نہیں:

سوال: کیا یہ امر صحیح ہے کہ حیوان غیر ماکول اللحم سے سوائے گوشت کھانے کے، دیگر فائدہ حاصل کرنا درست ہے؟

الجواب

غیر ماکول اللحم ذبح شرعی کے بعد پاک ہوجاتا ہے۔اس کے چمڑے وغیرہ کا استعمال درست ہے، اور گوشت بھی پاک ہوگیا، مگر کھایا نہ جاوے۔(۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۵۹)

چمڑے کی ٹوپی اور بیلٹ پاک ہے یا ناپاک:

سوال: جانور کے چمڑے سے بنی ہوئی ٹوپی یا بیلٹ پہن کر نماز پڑھنا درست ہے؟ جب کہ اس جانور کے حلال نہ ہونے کا شک ہو۔(فیض النساء بیگم، مصری گنج)

الجواب

چمڑے دو صورتوں میں پاک ہوجاتے ہیں اور ان کا استعمال درست ہوتا ہے، ایک تو ان جانوروں کے چمڑے جنہیں شرعی طور پر ذبح کیا گیا ہو، دوسرے وہ چمڑے جو ہوں تو مردار کے، لیکن ان کو دباغت دیا گیا ہو، یعنی نمک، کیمیکل یا کسی اور چیز کا استعمال کر کے ان کی آلائش دور کردی گئی ہو، ان دونوں صورتوں میں چمڑا پاک ہوجاتا ہے، اور ان سے بنی ہوئی چیزوں کا استعمال جائز ہوتا ہے، اس سے صرف خنزیر مستثنیٰ ہے کہ خنزیر کا چمڑا بہر حال ناپاک ہی رہے گا، اس کے پاک ہونے کی کوئی صورت نہیں۔(۲)

---

(۱) وكل إهاب دبغ دباغة حقيقية بالأدوية أو حكمية بالتتريب والتشميس والإلقاء في الريح فقد طهر وجازت الصلوٰة فيه والوضوء منه إلا جلد الآدمي والخنزير الخ وما طهر جلده بالدباغ طهر جلده بالذكاة وكذا جميع أجزائه يطهر بالذكاة إلا الدم وهو الصحيح كذافي محيط السرخسي.(عالمگيری كشوری، الباب الثالث في المياه، فصل ثاني: ۱/۲۳) (وصح بيع الكلب) الخ (والسباع).(درمختار).(قوله والسباع) وكذا يجوز بيع لحمها بعد التذكية لإطعام كلب و سنور بخلاف لحم الخنزير لأنه لايجوز إطعامه.محيط.لكن على أصح التصحيحين من أن الذكاة الشرعية لا تطهر إلا الجلد دون اللحم لايصح بيع اللحم.شرنبلالية.(ردالمحتار، كتاب البيوع، باب المتفرقات: ۵/۲۲۶، ظفیر)

(۲) بدائع الصنائع: ۱/۶۳، منهاج الطالبين: ۱/۱۰۲، شرح منتهى الارادات: ۱/۱۰۱، المجموع: ۱/۲۱۵، انیس جامع المسانيد والسنن، حدیث: ۱۴۵۵۔

چمڑے کے احکام:

چمڑا انسانی ضرورت کا ایک اہم حصہ ہے، زمانۂ قدیم سے انسان اپنی مختلف ضروریات، لباس، ظروف، بیگ، جوتا اور اشیاء زینت میں اس کا استعمال کرتا آرہا ہے، اور موجودہ زمانہ میں تو چمڑے کی مصنوعات نے زندگی کے مختلف گوشوں کو گھیر لیا ہے، اس لیے ذیل میں اس کے احکام کو لکھا جاتا ہے، جو اس کی طہارت وناپاکی سے متعلق ہیں:

شریعت نے سوائے انسان کے تمام حیوانات چاہے بری ہوں یا بحری، اڑنے والے پرندے ہوں یا چرنے والے یا پھاڑ کھانے والے جانور، ان سب کے چمڑوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دی ہے، البتہ صرف ایک جانور یعنی خنزیر کے چمڑے کے استعمال کو ناجائز قرار دیا ہے۔ ==

لہذا چمڑے کی جو چیزیں بازار میں دستیاب ہیں، جب تک ان کے بارے میں کم سے کم غالب گمان کے درجہ میں معلوم نہ ہو کہ وہ خنزیر کے چمڑے سے بنی ہوئی ہیں، وہ پاک سمجھی جائیں گی، کیوں کہ دباغت کے بغیر چمڑے سے ٹوپی، بیلٹ یا اس طرح کی کوئی اور چیز بنائی نہیں جاسکتی، اور یوں بھی محض شک کی بنا پر کسی چیز کے ناپاک ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا، جب تک کہ اس کی کوئی دلیل موجود نہ ہو۔ (کتاب الفتاویٰ:۸۶/۲)

شیر، چیتا اور خنزیر کی کھال بعد دباغت پاک ہوتی ہے یا نہیں:

سوال: شیر، چیتے وغیرہ کی کھال بعد دباغت کے پاک ہوجاتی ہے، یا نہیں؟

== چمڑے کی پاکی کا طریقہ:

چمڑے کو استعمال کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ جانوروں کو اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے، چاہے یہ جانور ایسے ہوں کہ جن کے گوشت کو کھانے کی اجازت ہے، یا ایسے جانور ہوں جن کا کھانا حرام ہے، ذبح کے بعد ان کے جسم سے چمڑا الگ کرلیا جائے تو وہ پاک ہوجاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''دباغ الأديم ذكاته''. (مسند أحمد:۴۴۷/۶/۲،أبو داؤد:۳۶۸/۴)

یعنی چمڑے کی دباغت (وطہارت) جانور کو ذبح کرنا ہے۔

اس حدیث میں ذبح کردینے سے چمڑے کے پاک ہونے کو بیان کیا گیا ہے، کیوں کہ ذبح کرنے سے بہنے والا خون اور ناپاک رطوبت زائل ہوجاتی ہے۔ (ردالمحتار:۲۰۴/۱)

اگر جانور کو ذبح نہ کیا جائے بلکہ مرجائے، چاہے اس کی موت کسی طرح ہوئی ہو، اس کے بعد اس کا چمڑا اگر جسم سے الگ کیا جائے، تو وہ ناپاک ہوگا، البتہ اس کی ناپاکی کو دباغت کے ذریعہ پاک کیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''أيما إهاب دبغ فقد طهر''. (نسائی باب جلود المیتۃ (۴۲۴۱)، شرح معانی الآثار:۴۶۹/۱، ابن الجارود فی المنتقیٰ:۲۷/۱، نمبر:۶۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بکری کا واقعہ نقل کیا ہے کہ وہ مرگئی تو اس کو دفن کردیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کا چمڑا کیوں نہ چھڑالیا، پھر اس کی دباغت کے بعد اس سے فائدہ اٹھاتے، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ بکری مردہ تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ کو کھانا حرام ہے۔ (مسلم کتاب الحیض ،۳۶۳، ۳۶۵)

دباغت کا طریقہ:

چمڑے کی دباغت کا مقصد یہ ہے کہ چمڑے میں لگی ہوئی رطوبت ختم ہوجائے اور چمڑا خراب وبدبودار اور سڑنے سے بچ جائے، اس کے لیے جو طریقہ بھی اختیار کیا جائے چاہے نمک لگا دیا جائے، دھوپ میں سکھا دیا جائے یا کیمیکل دواؤں کے ذریعہ رطوبت دور کی جائے، چمڑا پاک ہوجائے گا۔ (ردالمحتار:۲۰۳/۱)

چمڑے کا استعمال:

چمڑے کی پاکی (چاہے ذبح کے ذریعہ ہو یا دباغت سے ہو) کے بعد اس کو انسان کی تمام ضرورتوں کھانے پینے کے ظروف، لباس، مصلیٰ، موزہ، جیکٹ، جوتا، اشیاء زینت وغیرہ میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (الفتاویٰ الہندیۃ:۳۳۳/۵، ردالمحتار:۲۲۴/۵)

(طہارت کے احکام ومسائل: ص۴۵ تا ۴۷، انیس)

اور خنزیر کی کھال بھی بعد دباغت کے پاک ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ

خنزیر کے سوا اور جانوروں شیر، کتا، گدھا وغیرہ کی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے اور اس پر نماز درست ہے، درمختار۔(۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۶۵۔۳۶۶)

خنزیر کے چمڑے کا استعمال جائز ہے یا نہیں:

سوال: خنزیر کا چمڑا بعض اچھی موٹر کاروں میں استعمال ہوتا ہے، تو جس گاڑی میں اس چمڑے کا استعمال ہو، اس گاڑی میں سوار ہونا جائز ہے یا نہیں۔ نیز یہ بھی دریافت طلب ہے کہ جہاں وہ چمڑا لگا ہوا ہے، وہاں پر ہمارا کوئی بھی عضو یا کپڑا مس ہوتا ہو، تو کیا وہ عضو یا کپڑا ناپاک ہوجائے گا؟ یا اس کی کچھ تفصیل تری اور غیر تری میں ہے اگر ہے، تو وہ بھی تحریر فرمائیں؟

الجواب ــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

چمڑا جو بالکل خشک ہو، اس پر اپنا خشک جسم یا خشک کپڑا مس کرنے یا لگنے سے کپڑے یا جسم پر نجاست نہیں آئے گی۔(۲) البتہ اگر وہ چمڑا پانی سے کسی بھی طرح سے تر ہو، اور اس پر اپنا خشک جسم یا کپڑا لگے گا، تو اس چمڑے کی تری آجائے گی جس کی بنا پر ناپاک ہوجائے گا، یا وہ چمڑا خشک ہی ہو، لیکن پسینہ وغیرہ سے اپنا جسم یا کپڑا تر ہو کر اس چمڑے سے لگے اور پھر اس چمڑے کا کوئی اثر (رنگ یا بو وغیرہ) اپنے جسم یا کپڑے پر آجائے، تو بھی ناپاک ہوجائے گا۔(۳) ایسے اشتباہ کے موقع پر جب اس پر بیٹھنا ہو یا ٹیک لگانا ہو تو کوئی موٹا کپڑا، رومال یا تولیہ وغیرہ ڈال کر بیٹھے کہ احتیاط اسی میں ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد نظام الدین، مفتی دار العلوم دیوبند، سہارنپور۔ (منتخبات نظام الفتاویٰ: ۱/۱۱۷۔۱۱۸)

---

(۱) (وکل إهاب) الخ (دبغ) ولو بشمس (وهو يحتملها طهر) فيصلى به ويتوضأ منه الخ (خلا) جلد (خنزير) فلايطهر. (الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، باب المياه، مطلب فى أحكام الدباغة: ۱/۱۸۷، ظفیر)

(۲) وإذا أصاب الثوب المبلول النجس فى ثوب طاهر يابس فظهرت نداوته ولكن لايصير رطباً يسيل منه شيء بالعصر، بل كان بحيث لو عصر لايسيل منه شيء ولايتقاطر، اختلف المشائخ فيه، والأصح أنه لايصير نجسًا، كذا فى الخلاصة. (كبيرى، فصل فى الآسار: ص۱۷۱)

(۳) ولو بسط المصلى أى السجادة علىٰ شئ نجس رطب أو جلس علىٰ أرض نجسة رطبة أو لف الثوب اليابس الطاهر في ثوب نجس رطب فأثر الرطوبة النجسة في ثوبه في الصورتين الأخريين أو أثرت في مصلاه في الصورة الأولىٰ ينظر إن كان ثانية الرطوبة بحال لو عصر الثوب أو المصلى يتقاطر منه شئ يتنجس الثوب والمصلى وإن أى وإن لم يكن الثانية بذلك الحال فلايتنجس ...... وأيضًا يشترط أن لايوجد أثر النجاسة من لون أوريح. (غنية المستملى: ص۱۷۸، دار الکتاب دیوبند۔ محمد سراج الدین)

دھوپ میں سوکھا ہوا چمڑا تر ہوجانے سے ناپاک نہیں ہوتا:

سوال: اونٹ کے مرداراور کچے چمڑے کے گھی رکھنے کے لئے برتن (کوڑیاں) بنائی جاتی ہیں، ایسے برتن میں رکھا ہوا گھی کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

دباغت سے وہ پاک ہوجاتا ہے، اور دباغت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ بالکل خشک ہوجاوے، اوراس میں ذرا (بھی) رطوبت باقی نہ رہے، پھروہ تر ہونے سے بھی ناپاک نہیں ہوتا۔ **كذا في رد المحتار**. (۱) فقط

۲۶/ذی الحجہ/۱۳۳۲ھ۔ امداد، تتمہ ثانیہ صفحہ ۲۰۳/۱۔ (امداد الفتاویٰ: ۱۲۳/۱)

کیا چرم دباغت کے بعد بھیگ جانے سے دوبارہ نجس ہوگی:

سوال: وہ چرم جس کی دباغت شمس کے ذریعہ سے ہو، حلال ہے، اور بھیگ جانے پر نجاست عود کرآتی ہے، ایسی چرم کا مسلمان کے لئے بیع وشراء کرنا کیسا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

اصح قول یہ ہے کہ بھیگ جانے سے نجاست عود نہیں کرتی۔

"لا فرق بين نوعي الدباغة في سائر الأحكام، قال في البحر: إلا في حكم واحد، وهو أنه لو أصابه الماء بعد الدباغ الحقيقي لايعود نجسًا باتفاق الروايات، وبعد الحكمي فيه روايتان، آه و الأصح عدم العود، قهستاني عن المضمرات". (شامي: ۱۳۶/۱)(۲)

لہٰذا اس کی بیع وشراء ممنوع نہیں، اگر دباغت حکمی یعنی (تشمیس) کے بعد پانی سے پاک کرلیں، تو بالاتفاق نجاست عود نہیں کرے گی، **كذا في رد المحتار**۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، دار العلوم دیوبند، ۹۱/۵/۲۷ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۴۱/۵)

---

(۱) قال: لو أصابه الماء بعد الدباغ الحقيقي لايعود نجسًا باتفاق الروايات، وبعد الحكمي، فيه روايتان، آه والأصح عدم العود. آه. (شامی: ۱۸۷/۱) سعید)

عن إبراهيمؒ قال: كل شيء منع الجلد من الفساد فهو دباغ، قال محمدؒ: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفةؒ. (كتاب الأثار للإمام محمد، باب لباس جلود الثعالب، ودباغ الجلد، ص ۱۸۸، نمبر ۸۵۶، انیس)

(۲) رد المحتار: ۳۵۶/۱، مطلب في أحكام الدباغة، مطبوعه زكريا ديو بند، سعيد وكذا في البحر الرائق: ۱۷۹/۱، رشيديه وكذا في الفتاوىٰ العالمكيرية: ۳۵/۱، الفصل الثاني فيما لايجوز به التوضؤ، مطبوعه زكريا ديوبند. رشيديه)

سانپ کی کھال بعد دباغت پاک ہوگی یا نہیں:

سوال: ایسے بڑے سانپ کی کھال جو دباغت قبول کر سکے، بعد دباغت پاک اور قابل استعمال ہے یا نہیں؟

الجواب

اگر دباغت قبول کر سکے، تو پاک اور قابل استعمال ہے۔(۱) لیکن کتابوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سانپ کی کھال دباغت کو قبول نہیں کر سکتی، غالباً پتلی ہونے کی وجہ سے یا دباغت میں باقی نہ رہنے کی وجہ سے۔(۲) فقط

(فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۶۸)

سانپ اور چوہے کی کھال بعد دباغت کیوں پاک نہیں کہی جاتی:

سوال: بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ!

''سانپ، چوہے اور سور کی کھال دباغت سے پاک نہیں ہوتی، اور سب کھالیں پاک ہو جاتی ہیں''۔

حالانکہ کتب فقہ میں ہے:

'' ویطهر الجلد بالدباغة إلا الخنزیر و الآدمی ''.

تو چوہے کی کھال اس بنا پر پاک ہونی چاہئے، وجہ صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب

مسئلہ مرقومہ بہشتی زیور صحیح ہے، اور عبارت کتب فقہ '' **کل إهاب إذا دبغ فقد طهر** ''(۳) کے منافی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ امر تو ظاہر ہے کہ دباغت سے کل کھالیں سوائے انسان وخنزیر کے پاک ہو جاتی ہیں، رہا سانپ و چوہے کی کھال کا دباغت سے پاک نہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ ان میں بسبب صغر کے دباغت ممکن نہیں ہے۔

قال فی الدر المختار: ''(و ما لا) یحتملها (فلا) و علیه (فلا یطهر جلد حیة) صغیرة (و فأرة)''. (۴)

---

(۱) و کل إهاب دبغ دباغة حقیقیة بالأدویة أو حکمیة بالتتریب و التشمیس و الإلقاء فی الریح فقد طهر و جازت الصلوٰة فیه و الوضوء منه إلا جلد الآدمی و الخنزیر، هکذا فی الزاهدی. (عالمگیری کشوری، باب المیاه، فصل ثانی: ۱/۲۳، ظفیر)

(۲) و ما (دبغ) الخ (و هو یحتملها طهر) الخ (و ما لا) یحتملها (فلا) و علیه (فلا یطهر جلد حیة) صغیرة ذکره الزیلعی. (الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، باب المیاه، مطلب فی أحکام الدباغة: ۱/۱۸۷۔۱۸۸، ظفیر)

(۳) الهدایة: ۱/۴۰، مطبوعہ یاسر ندیم اینڈ کمپنی دیوبند

(۴) الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، باب المیاه، مطلب فی أحکام الدباغة: ۱/۱۸۸، ظفیر

یعنی جبکہ اثر دباغت حقیقی وحکمی بوجہ صغر قبول نہیں کرتیں، تو پاک نہیں ہوئیں۔ پس پاک نہ ہوگی چھوٹے سانپ اور چوہے کی کھال۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۳۰۴، ۳۰۵)

زندہ سانپ کے جامے کا حکم:

سوال: بعض حکیم لوگ زخمی شخص کو سانپ کا جامہ (وہ چھلکا جو سانپ خود اتارتا ہے) بطور علاج استعمال کراتے ہیں، شرعاً اس کا استعمال کیسا ہے؟ اور کیا اس کے ساتھ نماز ہو جائے گی؟

الجواب

مسلمان طبیبِ حاذق مریض کے لئے جو بھی دوا تجویز کرے، اس کا استعمال جائز ہے، جہاں تک صورتِ مسئولہ میں سانپ کے جامے کے استعمال کا مسئلہ ہے، تو فقہاء کرام کی تصریحات کے مطابق سانپ جب اپنا جامہ حالتِ حیات میں خود اتارے، پاک ہے۔ لہٰذا اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے۔

لمافی الهندية: "قميص الحية الصحيح أنه طاهر"، كذا في الخلاصة. (الفتاویٰ الهندية: ج ۱ ص ۴۶، باب الأنجاس) (۲) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۸۸)

سانپ کی کینچلی کا کیا حکم ہے:

سوال: سانپ کی کانچلی پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب

پاک ہے۔(۳) بدست خاص سوال: ۹۴ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ص ۳۶۲)

سیہہ کے بدن کے تکلوں کا کیا حکم ہے:

سوال: سیہہ ایک جانور ہے، اس کے بدن پر تکلے سے ہوتے ہیں، (۴) وہ تکلے جب اس کے بدن سے جدا ہو گئے، تو پاک ہیں یا ناپاک؟ بینوا توجروا۔

---

(۱) ایسا سانپ جس میں خون نہ ہو، اس کا چمڑا پاک ہوتا ہے، البتہ جس سانپ میں خون ہوتا ہے، اس کا چمڑا پاک نہیں ہوتا ہے، کیوں کہ اس کی دباغت ممکن نہیں ہے، البتہ سانپ کی کینچلی (قمیص) پاک ہوتی ہے۔ چوہے کی کھال میں بھی دباغت ممکن نہیں ہے، اس لیے وہ ناپاک ہوتی ہے، چاہے اس کو ذبح بھی کیا جائے۔ (الفتاویٰ الہندیۃ: ۵/۳۳۳، ردالمحتار: ۵/۲۲۴) (طہارت کے احکام ومسائل: ص ۴۸۔ انیس)

(۲-۳) **قال العلامة طاهر بن عبد الرشيد البخاریؒ: وفی سخة القاضی الإمام "وقميص الحية الصحيح أنه طاهر". (خلاصة الفتاویٰ: ج ۱ ص ۴۴، الفصل السابع فيمايكون نجسًا الخ)**

(۴) خارپشت ایک پرندہ نما جانور جو مرغی سے بڑا ہوتا ہے اور اس کے پورے بدن پر بڑے بڑے خوفناک زہریلے کانٹے ہوتے ہیں۔ نور

الجواب

تکلے بدن سیہہ کے پاک ہیں، مگر تکلے کی جڑ میں جو سفید رطوبت ہوتی ہے، وہ ناپاک ہے، اس کو دفع کر کے استعمال کرے، تو درست ہے۔ فقط۔ بدست خاص سوال: ۹۳ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ص ۳۶۲)

چیل اور الّو کے پر کا کیا حکم ہے:

سوال: الّو اور چیل کا پر پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب

چیل، الّو حرام ہے، اگر ذبح تکبیر سے کرے، تو پر ان کا پاک ہے، مگر کھانا حرام ہے۔(۱) (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ۳۶۳)

مردہ جانور کی اون کا حکم:

سوال: مردہ جانور بکری، بھیڑ کی اون کا کمبل استعمال کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب

مردہ جانور بکری، بھیڑ وغیرہ کی اون پاک ہے اور اس کے کمبل کا استعمال درست ہے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رشیدیہ کامل: ص ۲۴۷۔۲۴۸)

---

(۱) پرندہ کا پر پاک ہے، کیوں کہ اس میں حیات نہیں، البتہ اگر چیل، الو زندہ یا غیر مذبوح ہوں، تو ان کی جڑ کی رطوبت ناپاک ہے۔
درمختار میں ہے: **و كذا كل مالاتحله الحياة.** (۳۸/۱، عکسی مجتبائی ۱۳۳۴ھ)

اور شامی میں ہے: **وهو مالايتألم الحيوان بقطعه كالريش، الخ.** (۱۵۱/۱، باب المياه، مطلب في أحكام الدباغة، مکتبہ ماجدیہ، کوئٹہ، پاکستان، ۱۳۹۹ھ/نیز شامی نسخہ قدیمہ: ۱۳۸/۱، مطبع مجتبائی دہلی ۱۲۸۷ھ نیز شامی باب مذکور: ۲۰۶/۱، دار الفکر بیروت، پالنپوری)

(۲) اللہ تعالیٰ نے حیوانی بال سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دی ہے، اور قرآن کریم میں بطور امتنان واحسان جانوروں کے بالوں سے انسان کے نفع اٹھانے کا تذکرہ کیا ہے۔

ارشاد الٰہی ہے: ''وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَا اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ''. (سورة النحل: ۸۰)

اور (نفع اٹھاتے ہو) بھیڑوں کے اون اور اونٹوں کے ببر یوں (پشم) سے اور بکریوں کے بالوں سے کتنے اسباب اور ایک وقت مقرر تک استعمال کی چیزیں (بنا کر)۔

اس لیے تمام جانوروں سوائے خنزیر کے چاہے یہ جانور پالتو ہوں یا وحشی وجنگلی، پھاڑ کھانے والے ہوں یا نہ ہوں، حلال جانور ہوں یا حرام جانور ہوں، زمین پر دوڑنے والے ہوں یا رینگنے والے یا فضا میں اڑنے والے پرندے ہوں، اگر چہ وہ زندہ ہوں اور ان کا بال کاٹ کر استعمال کیا جائے تو وہ پاک وجائز ہے۔ اگر بال ان جانوروں کے بدن پر ہو، تو بھی پاک ہے، بشرطیکہ ان بالوں پر کوئی ناپاکی نہ لگی ہو۔ جو بال زندہ جانوروں کے بدن سے اکھاڑے جائیں ان بالوں کی جڑ میں جسم کے گوشت کا اثر ہوتا ہے اس لیے وہ حصہ ناپاک ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار: ۲۰۶/۱) (طہارت کے احکام ومسائل: ص ۴۰۔۴۱، انیس)